شب برات
قرآن و حدیث کی روشنی میں
مصنف۔ مناظر اہلسنت کاشف اقبال مدنی
طالب دعا
زوہیب حسن عطاری

فضیلت شب برات قرآن و حدیث کی روشنی میں

از قلم: مناظر اسلام مولانا محمد کاشف اقبال مدنی صاحب

اسلامی سال کے آٹھویں مہینے شعبان المعظم کو بڑی اہمیت وفضیلت حاصل ہے۔اس با برکت مہینے کو شہر حبیب الرحمٰن بھی کہا جاتا ہے۔پھر اس ماہ مبارک میں ایک رات جسے شب برات کہتے ہیں ایسی ہے،جس کی فضیلت میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔اہل اسلام کا معمول ہے اور رہا ہے کہ وہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کی خاطر شب بیداری کرتے ہیں،نوافل،تلاوت قرآن مجید،ذکر واذکار میں مشغول رہتے ہیں مگر بعض بد عقیدہ لوگ جن کو کثرت عبادت سے چڑ ہے،اہل اسلام پر بدعت کے فتوے اس شب بیداری کی بنیاد پر جڑتے ہیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں:۔قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ

"انا انزلنه فی لیلة مبرکته انا کنا منذرین فیما یفرق کل امر حکیم"

(۲۵/۷) سورۃ دخان

ترجمہ:۔ بے شک ہم نے اسے (قرآن پاک کو) برکت والی رات میں اتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں،اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔(کنز الایمان)

بعض صحابہ کرام وتابعین عظام رضی اللہ عنھم ودیگر آئمہ تفسیر کے مطابق لیلۃ البرکۃ سے شب برات مراد ہے۔جس میں خدا تعالیٰ کی مخصوص برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔انعام واکرام کی بارش ہوتی ہے اور وہ تمام امور جو آئندہ سال میں ہونا ہوتے ہیں ہر اس محکمہ کے متعلق ملائکہ کو تفویض کر دیئے جاتے ہیں۔جلیل القدر صحابی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ یہ نصف شعبان پندرھویں رات ہے۔اس میں پورے سال کی تقدیریں اور زندوں،مردوں کی عمریں لکھی جاتی ہیں۔اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔تفسیر کبیر ۹/ ۶۵۱، تفسیر ابن ابی حاتم ۱۰/ ۳۲۸۷،تفسیر در منشور ۷/ ۳۴۷،الترغیب والترھیب 394/270،تفسیر ابن جریر 65/25،امام بغوی اس تفسیر کو جمہور کا ارشاد بتلاتے ہیں تفسیر معالم التنزیل 90/4،بعض آئمہ نے اس سے مراد شب قدر لی ہے تو تطبیق اقوال میں یوں دی ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام تقدیروں کا فیصلہ پندرھویں شعبان کو فرماتا ہے۔ملائکہ کو ان کی سپردگی شب قدر کو ہوتی ہے۔تفسیر دیوری ج ۹۳۱/۳،علامہ محمود آلوسی نے بھی یہی لکھا ہے۔روح المعانی ۱۵۱ ص ۲۵،ج۔

فضیلت شب برات احادیث مبارکہ کی روشنی میں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور اکرم ﷺ کی میرے گھر باری تھی رات کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر اقدس پر نہ پایا (جب میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا) اچانک دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں موجود ہیں آپ ﷺ نے (مجھے دیکھ کر) فرمایا کہ کیا تمہیں اس بات کا خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کرے گا

۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس بات کا گمان ہوا کہ آپ اپنی دوسری زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان (پندرھویں) کی رات آسمان دنیا پر (اپنی شان کے لائق) نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی (بکریوں) کے ریوڑ کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں گناہ گاروں کو بخش دیتا ہے۔ جامع ترمذی ج ۱/۱۵۶، سنن ابن ماجہ ۱۰۰، مشکوٰۃ المصابیح ۱۱۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳۹، مسند امام احمد ۱۹۰، شرح السنۃ ج ۱۳۶/۷، شعب الایمان ج ۳/ ۳۷۰، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پندرھویں شعبان کو اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتا ہے ۔شعب الایمان ۳ ج/ ۳۸۲، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تیسری روایت میں حضور اکرم ﷺ کا پندرھویں شعبان کو عبادت فرمانا سجدہ میں دعا کرنا اور ارشاد فرمانا کہ اس رات اللہ تعالیٰ مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے مرقوم ہے۔ شعب الایمان ۳ ج/ ۳۸۵، تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر ۳۶ ج/ ۱۹۵، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی چوتھی روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا اس (پندرھویں شعبان کی رات) میں لکھ دیا جاتا ہے بنی آدم نے جس نے اس سال میں پیدا ہونا ہے اور مرنا ہے۔ اور اعمال لوگوں کے اور رزق ۔مشکوٰۃ المصابیح ۱۱۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانچویں روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات بنو کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر اپنے بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس رات کی مشرک، کینہ پرور، قاطع رحم، کپڑا ٹخنوں سے نیچے (بربنا تکبر) کرنے والے ماں باپ کو تکلیف دینے والے اور شرابی پر نظر رحمت نہیں فرماتا۔ شعب الایمان ۳ ج/ ۳۸۵، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی چھٹی روایت میں ہے کہ فرمایا شعبان کی پندرھویں رات اللہ تعالیٰ اپنی رحمت عام تقسیم فرماتا ہے۔ اس میں اموات اور رزق کا فیصلہ ہوتا ہے، کنز العمال ن۔ ج ۱۲/ ص ۳۲۲۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر (اپنی شان کے لائق) نزول فرماتا ہے۔ مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ اپنے سب بندوں کو بخش دیتا ہے۔ شعب الایمان ۔۳ ج/ ۳۸۰، مجمع الزوائد ۸ ج/ ۶۵، الترغیب والترھیب ۲ ج/ ۲۳۸، کتاب النزول ۱۵۷، التوحید لابن خزیمہ ۱۳۶، السنۃ لابن ابی عاصم ۲ ج/ ۲۲۲، کشف الاستار ۲ ج/ ۴۳۵، شرح السنۃ ۳ ج/ ۱۲۷، طبقات المحدثین ۲ ج/ ۲۱۹، حضرت علی المرتضیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو (عبادت کرو) اور دن کو روزہ رکھو۔ بے شک غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر (اپنی شان کے لائق) نزول فرماتا ہے۔ اور فرماتا ہے

کہ ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔ ہے کہ مجھ سے رزق کا طلبگار کہ میں اسے رزق عطا کروں۔ ہے کوئی مصیبت میں مبتلا، عافیت طلب کرے میں اسے عافیت دے دوں، ہے کوئی ایسا۔ سنن ابن ماجہ ۱۰۰، فردوس الاخبار ۳۲۱، مشکوٰۃ المصابیح ۱۱۵، فضائل الاوقات للبیہقی ۱۲۲، الترغیب والترہیب ۲ ج ۹/ ۳۷، ماثبت بالسنۃ ۱۹۱، حضرت علی المرتضیٰ سے مروی دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا کہ جس نے چودھویں شعبان کی رات کو زندہ کیا اس کو مقربین میں لکھ دیا جاتا ہے۔ القول البدیع ۲۰۷، شعبان کی چودھویں رات کو حضرت علی المرتضیٰ نے چودہ رکعت نماز ادا فرمائی اس کے بعد چودہ، چودہ مرتبہ سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ الناس پڑھی، ایک مرتبہ آیت الکرسی، ایک بار آیت کریمہ (لقد جاءکم رسول من انفسکم) پڑھی، فرمایا کہ میں نے اس عمل کے متعلق نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو فرمایا کہ جس نے ایسا کیا اس کو بیس مقبول حج اور بیس سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔ اور جو صبح کو روزہ رکھے تو گویا اس نے گزشتہ اور آئندہ ساٹھ سال روزہ رکھا۔ شعب الایمان ج ۳/ ۳۸۶، فضیلت شب برات میں متعدد صحابہ اکرام نے سے احادیث مروی ہے۔ اختصار کی

وجہ سے ہم صرف صحابہ کا نام اور حوالہ نقل کررہے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۰ ج ۱/ ۹۱، مسند الشامیین ج ۱/ ۱۳۰، حلیۃ الاولیاء ۵ ج ۱/ ۱۹۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، مسند امام احمد ۲ ج ۱/ ۱۷۷، مشکوٰۃ المصابیح ۱۱۵، مجمع الزوائد ج ۸/ ۶۵

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، سنن ابن ماجہ ۱۰۰، مشکوٰۃ المصابیح ۱۱۵، الجامع الصغیر ج ۱/ ۱۱۲، السنۃ ۲۲۲

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ۔ کشف الاستار، ج ۲/ ۴۳۶

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، شعب الایمان ج ۳/ ۳۸۳، فضائل الاوقات ۱۲۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ کشف الاستار ج ۲/ ۴۳۶

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ۔ شعب الایمان ۳ ج ۲/ ۳۸۲، المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲ ج ۲/ ۱۸۳، سنن الصغیر للبیہقی ۱ ج ۲/ ۲۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ۔ فردوس الاخبار ۲ ج ۱/ ۲۱۱، تہذیب تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر ج ۳/ ۲۲

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ (مطلقاً شعبان کی فضیلت) سنن نسائی ۱ ج ۱/ ۲۵۱، مسند امام احمد ج ۵/ ۱۲۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ کنز العمال ج ۱۲/ ۳۲۳

حضرت امام حسن بھری رضی اللہ عنہ۔ القول البدیع ۲۰۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ (موقوفا) مصنف عبدالرزاق ج ۴/ ۳۱۷

جلیل القدر تابعین کرام و تبع تابعین نے بھی فضیلت شب برات منقول ہے۔ بے شمار حوالہ جات موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک بزرگ کو دیکھا جو چار سو سال سے مصروف عبادت تھا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اس سے کوئی افضل مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ کا جو امتی شعبان کی پندرہویں رات کو دو رکعت ادا کرے گا اس کی چار سو سال کی رکعتوں سے افضل ہیں۔ نزھۃ المجالس ج ۱/ ۱۵۷۔

فضائل میں ضعیف روایت کا قبول ہونا۔

وہابی شب برات کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ سب احادیث ضعیف ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہابی محدث ناصر الدین ربانی نے لکھا ہے کہ شب برات کی فضیلت کی حدیث ان تمام طرق کی بناء پر بلا شک وشبہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو صحیح نہ کہنے کا قول قابل اعتماد نہیں ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ج ۳/ ۱۳۶

دوسری بات یہ ہے کہ یہ جاننا چاہیے کہ ضعیف روایت فضائل میں قبول ہوتی ہیں۔ وہابی محدث نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن بھوپالی، عبداللہ روپڑی، ثناء اللہ امرتسری، عبدالستار دہلوی وغیرہ وہابی علماء نے لکھا ہے کہ فضائل میں ضعیف روایت قبول ہوتی ہے اس پر عمل درست ہے۔ فتاوی نذیریہ ج ۱/ ۳۰۳، مسک الختام ج ۱/ ۵۷۱

فتاوی اہل حدیث ج ۲/ ۵۶/ ۱۳۷، فتاوی علمائے حدیث ج ۴/ ۲۵۷، فتاوی ثنائیہ ج ۱/ ۶۵۶، فتاوی ستاریہ ۳/ ۵۶ وہابی محدث نذیر حسین دہلوی کے نزدیک ضعیف حدیث سے کسی چیز کی مستحب ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ فتاوی نذیریہ ج ۱/ ۵۶۳، فتاوی ثنائیہ ج ۱/ ۵۰۷

فضیلت شب برات پر وہابی علماء سے تائید

امام الوہابیہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ فضیلت شب برات میں مرفوع احادیث اور آثار صحابہ کرام وارد ہیں جو اس بات پر مصر ہیں کہ یہ رات فضیلت والی ہے اس میں نوافل وغیرہ ادا کرنا (شامل ہیں) اقتضاء الصراط المستقیم ۳۰۲، شب برات کے نوافل کو ابن تیمیہ نے اچھا عمل قرار دیا ہے۔ فتاوی ابن تیمیہ ج ۲۳/ ۱۳۲، امام الوہابیہ ابن قیم نے بھی شب برات کو خدا تعالیٰ کا بندوں کو بخشنا نقل کیا ہے۔ اجتماع الجیوش الاسلامیہ، وہابی محدث ناصر الدین البانی نے فضیلت شب برات کی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ سلسلۃ صحیحہ ج ۱۳/ ۸۳، صحیح ترغیب ج ۳/ ۳۳، وہابی محدث عبدالرحمن مبارکپوری نے لکھا ہے کہ فضیلت شب برات کے کار خیر کے متعلق لکھا بدعت نہیں ہے۔ فتاوی ثنائیہ ج ۱/ ۶۵۶، وہابی محدث عبداللہ روپڑی نے پندرہویں شعبان کے روزے کو افضل لکھا ہے۔ فتاوی اہل حدیث ج ۲/ ۲۱۸، وہابی محقق صادق سیالکوٹی نے فضیلت شب برات (رات کو عبادت اور دن کو روزہ) کو

احادیث سے ثابت کیا ہے۔ تجلیات رمضان ص ۱۷۔ ۱۲۶، وہابی محقق سید امیر علی نے فضیلت شب برات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ مواہب الرحمٰن ۹۰۔ ۱۵۸، وہابی محقق مولوی داؤد غزنوی نے اخبار 24 جمادی امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۲۹ء، وہابی ثناء اللہ امرتسری نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۳۶ء، وہابی محدث عطاء اللہ حنیف اخبار الاعتصام گوجرانوالہ ۲ جون ۱۹۵۰ء، وہابی مناظر عبدالقادر روپڑی کا تنظیم اہل حدیث لاہور ۳۰ جولائی ۲۰۱۰ء نواب صدیق حسن بھوپالی کا ماہنامہ محدث لاہور اکتوبر ۱۹۷۱ء میں فضیلت شب برات کے مضامین شائع ہوئے مزید حوالہ جات کے لئے میری کتاب فضیلت شب برات ملاحظہ کریں۔

شب برات کے نوافل

1۔ چار رکعت نوافل پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد 50 بار سورۃ فاتحہ پڑھے

2۔ دو رکعت پڑھنے کے بعد 8 رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک بار سورۃ اخلاص 25 بار پڑھے

3۔ 8 رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے 11 بار سورۃ اخلاص پڑھے ثواب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح کو کرے۔

4۔ 12 رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد 30 بار سورۃ اخلاص پڑھے مرنے سے پہلے جنت میں ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

5۔ صلوٰۃ التسبیح ادا ضرور پڑھیں، نیز اس رات قبرستان جانا اور اہل اسلام کے لئے دعا مغفرت کرنا سنت ہے۔

6۔ پندرھویں شعبان کا روزہ رکھیں۔